312

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

غلام احمد قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی انچارج ۶ قانی

قیمت سالانہ پیشگی ہے ششماہی للعہ سہ ماہی ۱۲عہ بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | نمبر ۶۷

مورخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے:۔

"حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ ضعف دل کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ بھوک بھی پہلے کی نسبت کچھ لگنے لگی ہے۔ تمام جسم میں جو کوفت اور درد کا احساس تھا۔ وہ دُور ہو کر صرف بائیں لات کے بعض حصوں میں رہ گیا ہے۔ کھانسی جو بہت حد تک کم ہو چکی تھی۔ تین چار دن سے پھر زیادہ ہو گئی ہے۔ ۱۴ دسمبر کی شام کو حرارت ۹۹ تھی۔ آج ۱۵ دسمبر کی دوپہر کو ۹۸.۶ ہے۔ کھانسی پرسوں اور کل کی نسبت وقفہ کے بعد اٹھتی ہے۔ خاکسار حشمت اللہ ۱۵/۱۲/۲۴

بابو جمال الدین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی اور مخلصین میں سے تھے۔ نمونیہ سے بیمار ہو کر بٹالہ میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بہائیوں کا ایک کذب و افتراء

معزز ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ ہم بہائیوں کا چیلنج مناظرہ منظور کر چکے ہیں۔ ان کو اپنے مذہب کی بنیادی و اصولی کتابیں ہم پہنچانے کے لئے بارہا لکھا گیا۔ اور یہ بھی کہدیا کہ ان کی قیمت ہم سے لو۔ اگر مطبوعہ نہیں تو نقول مصدقہ ہماری اجرت پر دو۔ مگر بہائیوں کے دلوں میں کچھ ایسا چور ہے۔ اور وہ اپنی کتابیں پبلک میں لانے سے ایسا ڈرتے ہیں کہ کتابیں دینے میں نہیں آتے۔ اور ادھر اُدھر کی باتوں میں ٹالنا چاہتے ہیں حال کے بابی اخبار میں خاکسار اکمل پر نظر عنایت ہوئی ہے عنوان رکھا ہے۔ "بہائی کتابوں کا بہت سا ذخیرہ اکمل کے پاس قادیان میں ہے۔" اور اس کے ثبوت میں میرا یہ فقرہ تشحیذ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء سے نقل کیا ہے۔ "خدا کے فضل سے ذاتی طور پر موقعہ ملا۔ کہ میں ان کے عقائد معلوم کروں۔ میرے پاس بہت سا ذخیرہ ہے"۔ بہت سا ذخیرہ کا معنی "بہائی کتب کا بہت سا ذخیرہ" بہائیوں کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ حالانکہ میں نے ذاتی طور پر بعض بہائیوں سے خط و کتابت کر کے اور بعض دیگر کتب سے حالات و عقائد کے نوٹ کر رکھے تھے خطوط کا نام بہائی کتب نہیں ہوتا۔ پھر ان بہائی کتب سے خاص مرزا حسین علی صاحب۔ یا جناب علی محمد صاحب کی اپنی تصنیف کتابیں بالضرور مُراد نہیں ہو سکتیں۔ پھر ان کتابوں میں سے خاص اقدس۔ تبیین۔ اشراقات۔ اقتدار کا ہونا لازم نہیں آتا۔ مگر چالاکی دیکھئے۔ جہاں میں نے لکھا ہے۔ کہ جامع کتب چار ہیں۔ ایقان۔ اشراقات۔ اقدس۔ مبین۔ وہاں ساتھ یہ فقرہ اپنی طرف سے جوڑ دیا ہے۔ "جو سب قادیان پہنچ چکی ہیں" تاکہ پڑھنے والا اس غلطی میں مبتلا ہو جائے۔ کہ یہ فقرہ میرا لکھا ہوا ہے۔ اور گویا میں مانتا ہوں کہ اقدس و اشراقات وغیرہ قادیان میں ہیں۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ دیانت و امانت سے کس قدر گری ہوئی حرکت ہے۔ کیا ان باتوں سے پبلک کی آنکھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یں دن دہاڑے خاک جھونکی جا سکتی ہے۔ سیدھی بات ہے۔ اپنے مذہب کی بنیادی کتابیں مہیا کر دو۔ فلسفیانہ دلائل مہیا کرنے کی کیا ضرورت کہ کتابیں قادیان میں ہیں۔ اگر ہوں بھی تو آپ کو کیا اصرار ہے جو مذہب عالمگیر ہونے کا مدعی ہو۔ اس کے پیرووں کو تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری کتابیں کوئی طلب کرتا ہے۔ پھر مفت بھی نہیں قیمتاً۔ یہ آپ کے اوسان کیوں خطا ہوتے جاتے ہیں۔ کیا قطع و برید۔ تحریف و تصحیف کا راز کھل جانے کا خوف ہے؟ یا اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ جب ان عقائد فاسدہ کو پڑھیں گے اور اسلام و بانی اسلام کی کھلی کھلی ہتک دیکھیں گے۔ اور شریعت اسلامیہ کی مخالفت اور اپنی ربوبیت والوہیت کلیہ کا دعویٰ اور البیان کے سراسر خلاف اقدس وغیرہ کو پائینگے۔ تو متنفر ہو جائینگے۔ ورنہ اور تو کوئی وجہ اس طوالت کی دکھائی نہیں دیتی۔ جب ہم خود سب تکلیف اٹھانے کو تیار ہیں۔ اجرت دیتے ہیں۔ صرف نقول مصدقہ مانگتے ہیں۔ البیان کی اقدس کی۔ اور درر اور کتابوں کی۔ تو آپ کو انکار کیوں ہے؟ اچھا ہم تو احمدی ہیں۔ القاسم امرتسر کے ایڈیٹر کو ضمانت پر بھی ووٹروں کے لئے کتاب اقدس نہ دکھائی گئی۔ کیا اس سے آپ کے مذہب کی حقیقت نہیں کھل رہی۔ انشاء اللہ۔ پبلک جس میں آپ عجیب طور سے اپنا پروپاگنڈا کر رہے ہیں۔ اور ان کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ عنقریب یختلون الدنیا بالدین اور یلبسون جلود الضأن کے معنے سمجھ جائینگے۔ (المکمل)

اخبار احمدیہ

احباب کا شکریہ

ہمشیرہ محترمہ امۃ الحی کی وفات حسرت آیات پر بہت سے احباب کی طرف سے اظہار افسوس اور ہمدردی کے خطوط اور تاریں موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ ان سب احباب کو انفرادی طور پر جواب دینے فی الحال میرے لئے مشکل ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل میں اپنی طرف سے اور محترمہ حضرت والدہ صاحبہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ کیونکہ اس سب سے زیادہ مہربان ہستی کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں۔

اور درخواست کرتا ہوں کہ سب احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ اور نیز دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ سیدہ مرحومہ کی اولاد کو خادم دین بنادے۔ اور لمبی عمریں عطا فرمائے۔ اور وہ اپنی والدہ کی خواہشات کو پورا کرنے والی ہو۔

میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ احباب تک وہ آخری وصیت جو مرحومہ نے مجھے کی تھی۔ پہنچا دوں تاکہ دوستوں کو پتہ لگ سکے۔ کہ مرحومہ کس قدر محبت قرآن مجید اور دین اسلام سے رکھتی تھیں۔ پیاری بہن مرحومہ نے مجھے آخری وقت میں فرمایا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے بچے عبد الباسط کو عمر عطا فرما دے۔ تو میرے ساتھ وعدہ کرو کہ انشاء اللہ تم اسے حافظ قرآن بناؤ گے۔

احباب یہ بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

عبد السلام عمر ابن حضرت خلیفہ اول رض

اعلان

چونکہ جلسہ سالانہ بہت قریب آرہا ہے۔ اور اس وجہ سے اب دفتر میں سوائے ضروری کاموں کے باقی تمام کام بند کئے گئے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو ۱۵ دسمبر کے بعد ان سے کسی خط کا جواب نہ ملے تو معذور خیال فرمائیں۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک ملکانہ اشدھی سے تائب

عرصہ تین چار ماہ کا ہوا۔ کہ آریوں نے مجھے دھوکہ دے کر روپیہ کا لالچ دیکر اشدھ کر لیا تھا۔ میں نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ کہ آریوں کے گھر میں سوائے جھوٹ دھوکا اور فریب کے اور کچھ نہیں ہے۔ لہذا میں آج بلا کسی جبر و اکراہ کے ڈاکٹر نور احمد صاحب احمدی کے ہاتھ پر بمعہ بیوی بچوں کے کلمہ طیبہ پڑھکر داخل اسلام ہوتا ہوں۔ فقط والسلام

چھدا ولد لبھا قوم ملکانہ۔ ساکن ہن

حضرت خلیفۃ المسیح کی مصروفیت

پچھلے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احساس فرائض کا ایک واقعہ لکھا تھا۔ آپ کی صحت کی جو حالت ہے۔ وہ طبی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ باوجود اس حالت کے کہ طبی مشورہ اور آپ کی صحت کا اقتضاء یہ ہے کہ کچھ عرصہ آرام کریں۔ مگر سلسلہ کے فرائض کا احساس اسقدر زبردست ہے۔ اور جماعت کی اصلاح و فلاح کی فکر اتنی غالب ہے کہ صحت کی ذرا بھی فکر نہیں رہی۔ ۱۲ر دسمبر کو اپنے سلسلہ کی مالی ضروریات کے حل کے لئے خدام کو مشورہ کرنے کی ہدایات دیں۔ ۱۳ر دسمبر کو بعد نماز عصر آپ نے ایک درد انگیز اور ایمان افزا تقریر فرمائی۔ باوجودیکہ خطبہ جمعہ کے بعد ڈاکٹری مشورہ یہ تھا۔ کہ آپ کوئی لمبی تقریر جلد نہ کریں۔ مگر آپ نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور جماعت کی بھلائی کے لئے وہ مبسوط تقریر فرمائی۔ جو جلد انشاء اللہ شائع ہو گی۔ ۱۴ر دسمبر کو بعد نماز ظہر آپ نے مجلس مشاورت منعقد فرما کر اس رپورٹ کو سنا۔ جو مالی ضروریات کے حل پر بعد مشورہ لکھی گئی تھی۔ اور اس کے ضروری حصوں کو آپ نے اپنی ہدایات کے ماتحت درست کرایا۔ بعد نماز عصر پھر مغرب کی نماز تک اسی کام میں مصروف رہے گویا متواتر پانچ گھنٹہ تک آپ نے سخت دماغی محنت کا کام کرنا گوارا فرمایا۔ اور اس وقت جبکہ آپ مجلس مشاورت میں تشریف فرما تھے۔ آپ کو بخار ہو رہا تھا۔ یہ دلسوزی اور ہمدردی ہماری ذمہ داری کو بڑھا رہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم ان افکار سے جو سلسلہ کی مالی ضروریات کی صورت میں آتے ہیں۔ آپ کو بے فکر کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایسے محسن و شفیق کی صحت و توانائی کے لئے بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں۔

ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کو ایڈریس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایت و اجازت سے سلسلہ عالیہ کی طرف سے ایک وفد ۱۷ر دسمبر کو تین بجے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کو گورنمنٹ ہوس لاہور میں ایک ایڈریس پیش کریگا جس میں جماعت کے مختلف مقامات کے نمائندہ شریک ہونگے۔

سالانہ جلسہ کے متعلق

اعلان ہو چکا ہے کہ سالانہ جلسہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو صبح ۹½ بجے شروع ہو گا۔ احباب کو مناسب ہے۔ کہ وہ ۲۵ر دسمبر کی شام تک قادیان پہنچ جاویں۔ تاکہ وہ جلسہ کے سب سے پہلے لیکچر میں شریک ہو جائیں۔ سالانہ جلسہ کے ناظم کی طرف سے جو ہدایات وغیرہ ہو چکی ہیں انکی پوری پابندی احباب اور خادمان جلسہ کی سہولت کا موجب ہوگی۔

سالانہ جلسہ کے پروگرام کے متعلق

سالانہ جلسہ کا پروگرام شائع ہو چکا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ پروگرام صرف مردوں کے جلسہ کا ہے۔ عورتوں کا جلسہ بھی حسب معمول ہو گا۔ عورتوں کے جلسہ کا پروگرام مرتب ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ جلد شائع کر دیا جاویگا۔ عورتوں کے جلسہ کے پروگرام میں سکرٹری صاحبہ لجنہ سے بہت مدد ملتی تھی۔ افسوس ہے کہ خدا کی مشیت کے ماتحت ہم مرحومہ کے مشوروں سے محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کا جلسہ نہ ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز حسب دستور سابق جلسہ ہو گا۔ اور پروگرام جلد شائع ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
313

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۸ دسمبر ۱۹۲۴ء

سلسلہ عالیہ کی فوری ضروریات کا مطالبہ

سالانہ جلسہ تک ایک لاکھ جمع کرو

نہ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمیگردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ترقی کرنے والے سلسلہ کے لئے یہ طبعی اور لازمی امر ہے کہ اسکی ضرورتوں کا دائرہ دن بدن وسیع ہو رہا ہے - یہ ہو نہیں سکتا - کہ ان کاموں کو جو جاری ہو چکے ہیں - بند کر دیا جائے - یا اشاعت و تبلیغ کے جو راستے کھل چکے ہیں یا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کھل رہے ہیں - ان سے اعراض کر لیا جائے - وہ جماعت جو خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کا ثبوت دے چکی ہے - اور جس کا جوش اشاعت و تبلیغ ہر آن بڑھ رہا ہے - اس قسم کی بات سُننا بھی گوارا نہیں کر سکتی - بلکہ اس کے سامنے اِس قسم کا خیال ظاہر کرنا اس کے مخلصانہ جوش اور الٰہی جذبات کی تحقیر ہے - ہمارے لئے یہ بھی مشکل ہے کہ اشاعت و تبلیغ سلسلہ کا جو نظام عمل تجویز کیا جاتا ہے - اس کی تفاصیل بیان کی جائیں اِس لئے کہ سلسلہ کے دشمن اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر نقصان پُہنچانا چاہتے ہیں - اس لئے ان تمام اُمور سے قطع نظر صاف اور سادہ الفاظ میں ہم کو بتا دینا چاہیئے کہ

سلسلہ کی فوری ضروریات ایک لاکھ کا مطالبہ کرتی ہیں

اور یہ رقم سالانہ جلسہ تک جمع ہو جانی چاہیئے - حضرت خلیفۃ المسیح کے اوقات گرامی کو مالی ضروریات اور مشکلات سے مشوش کرنا ہماری حرارت دینی جائز نہیں سمجھتی - آپ کے وہ اوقات جو سلسلہ کے لئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی نصرتوں اور تائیدات کے جذب میں بسر ہو سکتے ہیں - آپ کے وہ اوقات جو ہماری فلاح و فوز کے لئے گرہ کشائی کا موجب ہو سکتے ہیں - اگر اس قسم کے افکار میں صرف ہوں - تو سلسلہ کی ترقیات کو ہم قریب کرنے کی بجائے دور کرنے والے ہونگے -

دوسری قوموں اور جماعتوں کا رُخ سراسر مادیات اور ریاست سیاسیات کی طرف ہے - اور پبلک مذاق کو انہوں نے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی ہے - ایسی صورت میں مادیات کی پُرزور کشش سے بچا کر اخلاقیات اور رُوحانیات کی طرف لانا بہت بڑی محنت اور قوت کو چاہتا ہے - اسی لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس عہد کے لینے کی ہدایت فرمائی - کہ مَیں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا -

اس عہد کے الفاظ ہی میں اس زمانہ کی طبعی حالت اور زبردست کشش کا نقشہ موجود ہے - پس ہم جب تک اپنی تمام قوتوں کو ایک متحدہ طاقت کی صورت دیکر اپنے امام کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کھڑے نہ ہو جائیں گے - اس کامیابی اور فتوحات کے دروازے کھل نہیں سکتے - جن کی بشارتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم کو مل چکی ہیں - کچھ شک نہیں کہ وہ وعدے پُورے ہوں گے - اور ضرور ہوں گے - لیکن اگر ہمارے ہاتھ پر نہ ہوئے - تو کیا افسوس کا مقام نہ ہوگا - اس وقت سلسلہ کی مختلف ضروریات کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے - یہ ہمارا کام نہیں کہ جماعت کو بتائیں - کہ کس طرح پر یہ ایک لاکھ جمع کیا جاوے - بلکہ یہ کام خود جماعت کا ہے کہ جس طرح پر بھی ممکن ہو - اس رقم کو پورا کیا جائے - ہاں اصولی طور پر ان صورتوں کے متعلق کچھ کہا جا سکتا ہے - جو اس کے جمع کرنے کے لئے ممکن ہیں -

اوّل - جن انجمنوں یا افراد کے ذمہ کسی قسم کا مطالبہ سلسلہ کا باقی ہے - وہ سالانہ جلسہ سے پیشتر اس مطالبہ کو ادا کریں - اور ۲۶ دسمبر تک کسی انجمن یا فرد کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے - اگر وہ سب بقائے ادا ہو جائیں - تو اس مطالبہ کا ایک بہت بڑا جزو پُورا ہو سکتا ہے - اس مقصد کے لئے ہر جگہ کے کارکنوں کا فرض ہے - کہ وہ متفق ہو کر وصولی بقایا کے لئے کوشش کریں -

دُوم - سالانہ جلسہ کے موقعہ پر احباب جو چندہ دیتے ہیں - اس کو کم از کم دو گنا کر دیں -

ہم کو اعتراف ہے کہ پہلے ہی ان پر کچھ کم بار نہیں - مگر یہ تو اسے کہا جا سکتا ہے - جو بار کا احساس کرتا ہو - جو شخص اپنے نفس پر بھی سلسلہ کو مقدم کرتا ہو - اس کے لئے اس قسم کا خیال ظاہر کرنا تکلیف دہ امر ہے - روپیہ کے صرف کے متعلق خیال میں تبدیلی کی ضرورت ہے - ہم روزمرہ اپنے معاملات میں دیکھتے ہیں - کہ جس کام کا کرنا ہم ضروری سمجھ لیتے ہیں - اس کے لئے ہر ممکن طریق سے روپیہ بہم پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں - پس جب ہم یہ فیصلہ کر لیں گے - کہ ہم کو ایک لاکھ جمع کرنا ہے - اور ہم میں سے ہر ایک یہ سمجھ لے کہ مَیں نے ہی کرنا ہے تو ہماری کوشش و ہمت کا دائرہ بڑھ جائے گا - اور ہم ایک پُرجوش دل اور نہ تھکنے والے عزم کے ساتھ اس کے کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے - اس رقم کے جمع کرنے کے لئے یہ بھی کوشش کی جائے - کہ کوئی احمدی باہر نہ رہ جائے -

اگر چندوں میں باقاعدگی کے سسٹم کو مضبوط کر دیا جاوے جس سے ہماری مُراد یہ ہے - کہ کوئی شخص ایسا نہ رہے - جو مقررہ قاعدہ کے موافق چندہ نہ دے تو مستقل چندوں میں بہت کچھ اضافہ کی توقع ہے - ممکن ہے کہ اس مقصد کے لئے محصلین کے نظام کو مضبوط کرنا پڑے - بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے تاکہ ہر شخص کی باقاعدہ آمدنی تشخیص ہو کر مقررہ شرح سے چندہ وصول ہوا کرے -

غرض سلسلہ کے بڑھتے ہوئے کام ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم سالانہ جلسہ تک ایک لاکھ روپیہ جمع کریں - ہماری رائے ہے اگر ایک ہفتہ اس مقصد کے لئے تمام جماعتیں چندہ جمع کرنے کے لئے وقف کر دیں - تو ایک ہفتہ کے اندر یہ سوال خدا کے فضل سے حل ہو جائیگا -

ہمّتِ مرداں مددِ خدا

دوستو! کوشش کرو کہ یہی اس بار کے اُٹھانے کے دن ہیں اور وہ وقت قریب ہے - کہ سلسلہ تمہارے چندوں کا محتاج نہ رہیگا بلکہ تم تلاش کرو گے - کہ زکوٰۃ دیں - اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ملے گا -

تمہارے آج کے چند پیسے بہت بڑے خزانوں کے وارث کرنے والے ہیں - اور یہ آنے والی کامیابیوں کے لئے بطور بیج کے ہوں گے - پس اس وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دو -

شاید کہ نتواں یافتن اینچنیں ایّام را

پس جبکہ خدا تعالیٰ خود اس سلسلہ کا پشت پناہ ہے - اور وہ اسکو ہر طرح سے ترقی دینا چاہتا ہے تو ہماری سُستیوں کی وجہ سے اس کے ارادوں میں خلل نہیں واقع ہو سکتا - اور ہمارے نفس کے بخل کی وجہ سے اس کے کام رک نہیں سکتے - وہ ہم سے اگر کچھ مانگتا ہے - تو اس لئے نہیں کہ اس کو روپے پیسوں کی ضرورت ہے - بلکہ اس لئے کہ ہم محتاج ہیں - اور وہ ہمیں جس رنگ میں ہم قربانی کریں - اسی رنگ میں ترقیات اور انعامات دینا چاہتا ہے - کیونکہ وہ فرماتا ہے :- یاایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید اور فرماتا ہے :- من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ واللہ یقبض و یبصط - کہ جو شخص خدا کے لئے اپنے مالوں میں سے کچھ حصہ الگ کرتا ہے - خدا اسکو لیکر دبا نہیں لیتا - بلکہ سود در سود نفع کے ساتھ تم کو واپس دیتا ہے - پس تمہاری فکر نیتجہ پر ہونی چاہیئے - آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیرس میں چند روز

عروس البلاد پیرس پیرس کے متعلق اکثر کتابوں میں (جو [illegible] کی ہیں) عروس البلاد کا نام پڑھا تھا۔ مگر ابھی تک میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس حیثیت سے اس کے لئے یہ نام تجویز کیا جاوے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیرس اپنے بازاروں کی آراستگی اور عمارتوں کی رفعت کی وجہ سے لنڈن سے ممتاز ہے۔ مگر میں کہوں گا کہ ہر شخص کا اپنا نقطۂ خیال ہے ابھی تک میں لنڈن کے مقابلہ میں پیرس کی کسی عظمت کا قائل نہیں۔ ممکن ہے۔ آگے چلکر یہ رائے بدل جاوے۔ ہم نہ تو سیر و سیاحت کے لئے آئے۔ اور نہ ہم کو یہ موقعہ حاصل ہے کہ پیرس کے کوچہ و بازار یا سیر گاہوں کو دیکھ سکیں۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔

حضرت کی مصروفیت اور صحت حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کی صحت کی وہی رفتار چلی جاتی ہے یہاں پیرس میں پہلی اور دوسری رات کو بخار بھی رہا۔ اور کھانسی کی شکایت تو بدستور ہے۔ یہاں تک کہ بات کرتے ہیں تو کئی دفعہ کھانسی اٹھتی ہے۔ مگر بایں کام میں مصروف ہیں ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ ہاواس ایجنسی کے نمایندہ سے گفتگو کی۔ شام کو آپ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے مسلمانوں کی ایک میٹنگ ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے آپ فوراً ہی تیار ہو گئے۔ اور خدام کو بھی شریک ہونے کا حکم دیا۔ لیکن جب ہم مقام مقررہ پر پہنچے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آج میٹنگ نہیں ہو گی۔ لہذا واپس آگئے۔

۲۶ اکتوبر کی صبح کو آپ نے نظام عمل کے لئے ایک مجلس مشاورت کا حکم دیا۔ چنانچہ دوپہر تک اس مجلس کا اجلاس رہا۔ اور دوپہر کا کھانا کھا کر بعد نماز بوجہ اتوار ورسلز جانے کا ارادہ تھا۔ مگر ایک کپتان صاحب کے آجانے کی وجہ سے وہاں کا جانا ملتوی کر دیا۔ اور آپ نے اس سے ایک لمبا انٹرویو کیا۔ اور کہیں جانا نہ ہو سکا۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء صبح کو سکرٹری مسلم کمیونٹی نے بذریعہ ٹیلیفون خواہش ظاہر کی کہ حضرت معہ اپنے اسٹاف کے ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ڈھائی بجے مسجد پیرس میں تشریف لاویں۔ جہاں پیرس کی مسلم کمیونٹی بھی موجود ہوگی۔ پریس کے نمایندے بھی ہونگے۔ گویا ایک ملاقاتی جلسہ ہو گا۔ آج چونکہ دفاتر کھل گئے ہیں۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ تین مختلف جماعتیں تبلیغی کام کو شروع کریں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ ایک دو دن میں ایسی جگہ جہاں زبان سے بھی ناواقف ہیں شہر راستوں کا علم نہ پوچھنے کا موقع اور لنڈن کی طرح پولیس مین یا دوسرے لوگ آسانی سے بتا سکیں (اسلئے کہ زبان کی ناواقفی بہت بڑی سد راہ ہے) تبلیغ کیا ہو گی۔ مگر ہمارا کام کان میں آواز ڈالدینا ہے۔

(۱) عرفانی اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اخبار نویسوں اور مصنفین سے ملیں۔

(۲) حافظ صاحب۔ مصری صاحب اور چودہری محمد شریف صاحب مشرقی مصنفین اور مشرقی سفراء سے۔

(۳) خان صاحب اور چودہری ظفر اللہ خان صاحب انگریزی اور مغربی سفراء سے۔

الجیرین مسلم لیڈر سے ملاقات دوپہر تک یہ تقسیم عمل ہو کر ہر ایک پارٹی نے اپنا نظام عمل تجویز کیا۔ اسی اثناء میں الجیریا کے ایک ممتاز مسلمان سید محمد سماوی ممبر سپریم کونسل نے ٹیلیفون کے ذریعہ ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اور اس کو ۲ بجے کا وقت دیا گیا۔ سید محمد سماوی بیمار ہو کر علاج اور تبدیل آب و ہوا کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے ہمراہ ایک اور تعلیم یافتہ نوجوان صلاح سادی نام تھا۔ جو انگریزی بھی خوب جانتا ہے۔ سید محمد سماوی بھی ایک نوجوان اور باخبر مسلمان ہے۔ ابتدائی ملاقاتی امور کے بعد سید صاحب کے سوال پر حضرت نے بتایا کہ آپ نے مصر شام۔ فلسطین۔ اٹلی اور انگلستان کو اس سفر میں دیکھا ہے۔ اور ان ممالک کے صدر مقام میں رہ کر حالات کا مطالعہ کیا ہے میری غرض اس سفر سے یہ تھی۔ کہ اسلامی ممالک کو اس نقطۂ خیال سے دیکھوں۔ کہ وہاں مسلمانوں کی علمی اور عملی حالت کیسی ہے اور کس طرح پر ان میں اسلامی عملی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ اور مغربی ممالک میں جانے سے میرا یہ مدعا تھا کہ ان ممالک کی مذہبی حالت کا معاینہ کر کے اشاعت اسلام کے لئے ایک سکیم تجویز کروں اور یہ کہ کس طرح پر مشرق اور مغرب میں امن بخش اتحاد ہو سکتا ہے اور اس تقریب کی محرک اول انگلستان کی مذہبی کانفرنس تھی جس نے مجھکو دعوت دی تھی۔ کہ میں احمدیت پر وہاں تقریر کروں۔

الجیرین۔ کیا جناب طریقہ احمدیت پر بیعت لیتے ہیں؟

حضرت۔ ہاں! کیا آپ نے احمدیت کی بابت سنا ہے۔

الجیرین۔ ہاں نام میں نے سنا ہے۔ مگر میں حقیقت سے واقف نہیں ہوں۔ کیا الجیریا میں بھی کوئی احمدی ہے۔

حضرت۔ ہاں اس سفر میں مجھے ایک شخص کا خط ملا تھا جو مستغانم میں رہتا ہے۔ اس نے بیعت کی ہے۔ وہ ایک ترک ہے جو پہلے فوج میں عہدہ دار تھا۔

الجیرین۔ کیا آپ مختصر طور پر اپنے سلسلہ کے متعلق مجھے بتائینگے

حضرت۔ ہاں ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ لوگ پوچھیں۔ اور سنیں سلسلہ احمدیہ کے بانی ہمارے امام حضرت مسیح موعود نے جن کا نام مرزا غلام احمد (علیہ السلام) تھا مسیح موعود اور مہدی معہود کا دعویٰ خدا کی وحی سے کیا تھا۔ ۴۳ سال گذرے جب انہوں نے خدا سے وحی پاکر اس دعویٰ کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ وہ ان بشارات کے موافق آئے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے مسیح یا مہدی کے متعلق دی ہیں۔ اور کہا کہ میرے آنے کی یہ غرض ہے کہ تا مسلمانوں کو حقیقی اسلام پر قائم کروں۔ اور دنیا میں اسلام کو پھیلا دوں۔ اور جو اعتراضات اسلام پر کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب دلائل و براہین اور آسمانی تائیدات سے دوں۔ چنانچہ وہ اپنی ساری زندگی میں یہی کام کرتے رہے۔ اور آپ کے مخالفوں نے بھی باوجود مخالفت کے یہ تسلیم کیا کہ اسلام کی جو خدمت انہوں نے کی ہے۔ اسکی نظیر آج تک پائی نہیں جاتی۔ مخالفین اسلام کو دلائل و براہین کے ساتھ ساکت کیا۔ اور تائیدی نشانات اور خوارق کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر کوئی سامنے نہ آسکا۔

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح مامور ہو کر آئے تھے جس طرح خدا کے نبی آتے ہیں۔ اور خدا نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام نبی رکھا۔ مگر وہ کوئی نئی شریعت لیکر نہ آئے تھے۔ اس لئے کہ شریعت قرآن مجید پر ختم ہو گئی۔ اور نبوت کے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پورے ہو گئے۔ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کا خادم اور آپ کی شریعت کا خادم اور تابع نہ ہو۔ خدا تعالیٰ سے مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور یہ نعمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع اور فنافی الرسول ہونے کے بغیر نہیں مل سکتی۔

مسیح ابن مریم نبی ناصری (علیہ السلام) جس کو نصاریٰ نے خدا اور خدا کا بیٹا بنایا۔ وہ دوسرے نبیوں کیطرح فوت ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے وہ دوبارہ دنیا میں نہ آئینگے۔ بلکہ آنیوالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک آپ کا خادم ہو گا تاکہ دنیا پر کھل جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع انسان کو کہاں تک پہنچا دیتی ہے کہ وہ نبیوں کے مقام کو پا لیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے وجود سے ثابت ہوا۔

اس دعویٰ اور مقصد کو لیکر آپ مبعوث ہوئے تھے اور اسّی کے قریب کتب آپ نے عربی۔ فارسی اور اُردو میں لکھ کر تمام ممالک میں اس دعویٰ کا اعلان اور اتمام حجت کی۔ اور آپ کی وفات کے بعد جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی آپ کے متبعین نے آپ کی وصیت کے موافق ایک خلیفہ کا انتخاب کیا۔ جو آپ کے رشتہ داروں میں سے نہ تھا۔ مگر اپنے علم، تقویٰ اور اسلامی خدمت کے لحاظ سے ممتاز تھا۔ ان کو خلیفۃ المسیح والمہدی کہا گیا۔ ان کی وفات کے بعد جماعت نے مجھکو ۱۹۱۴ء میں خلیفہ منتخب کیا۔ اور میں بانی سلسلہ کا بیٹا بھی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کام کی بنیاد رکھی تھی۔ اور خدا کی وحی سے رکھی تھی۔ انہیں ہدایتوں پر ہم اس سلسلہ

314
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں۔ ہم دنیا میں مبشرین بھیج رہے ہیں۔ لنڈن برلن۔ امریکہ۔ مغربی افریقہ۔ آسٹریلیا۔ ماریشس۔ مصر۔ بخارا وغیرہ ممالک میں ہمارے مبلغ کام کرتے ہیں۔ اور یہ جماعت اب ایک ملین کے قریب ہے۔ اور پچاس ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ افریقہ میں ۱۵ ہزار نصاریٰ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ امریکہ اور لنڈن میں ایک ہزار سے اوپر ہیں۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ کل دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔ کیونکہ خدا نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا۔

الجیرین:۔ خدا آپ کی اس خدمت کا اجر دے۔ شام میں کون احمدی ہے؟

حضرت:۔ وہ ترک ہے۔ اور دس ماہ سے وہاں گیا ہے۔

الجیرین:۔ میں نے فرنچ اخبارات میں سے کسی میں آپ کے سلسلہ کا ذکر کچھ عرصہ ہوا پڑھا تھا۔

حضرت:۔ ہمارے سلسلہ کے ایک مبشر ڈاکٹر صادق امریکہ سے آتے ہوئے یہاں ٹھیرے تھے۔ ان کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ غالباً وہ آپ نے پڑھا ہو گا۔

الجیرین:۔ آپ خلیفۃ المسیح ہیں؟

حضرت:۔ ہاں حضرت مسیح موعود کا خلیفہ خلیفۃ المسیح والمہدی کہلاتا ہے۔ اور میں جیسا کہ بیان کر چکا ہوں۔ آپ کا دوسرا خلیفہ ہوں۔

الجیرین:۔ کوئی عربی کتاب ایسی ہے۔ جس میں سلسلہ کے حالات ہوں؟

حضرت:۔ اس وقت ہمارے پاس جو کتاب ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کا ایک خطبہ ہے۔ جو آپ نے فضیلت اسلام پر مختلف مذاہب کے ایک جلسہ میں دیا تھا۔ یہ جلسہ مختلف مذاہب کے لیڈروں نے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے منعقد کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے قبل از وقت حضرت مسیح موعود کو بشارت دی تھی۔ کہ مضمون سب سے بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور مخالف الرائے اخبارات نے بھی اس مضمون کی فوقیت کا اقرار شائع کیا۔ اس مضمون کا عربی ترجمہ میرے پاس ہے۔ (چنانچہ وہ کتاب منگوا کر حضرت نے دی۔ الجیرین نے قیمت پوچھی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ میری طرف سے ہدیہ ہے۔ ان کے رفیق نے انگریزی میں کتب طلب کیں اور دی گئیں)

اس کے بعد انہوں نے پوچھا۔ کہ آپ کب تک یہاں ٹھہریں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ میں ۳۰ کو چلا جاؤں گا۔ پھر مختلف وقتی تذکرہ میں زبان کا سوال آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ تمام مسلمانوں کی زبان عربی ہو جاوے۔ اور ہم اس کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ اتحاد اسلامی کے لئے عربی ہی ایک ذریعہ ہے۔

اس کے بعد اجازت لے کر ہر دو صاحب رخصت ہوئے اور کل ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ساڑھے دس بجے کا وقت مقرر کر کے تشریف لے گئے۔ مگر ۲۸ اکتوبر کو بوجہ بیمار ہو جانے کے وہ تشریف نہ لا سکے۔

لی جرنل کے ایڈیٹر سے ملاقات

عرفانی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ لی جرنل کے ایڈیٹر سے ملا۔ اور اس نے حضرت سے انٹرویو کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کی دوپہر کو وہ پنج پر دو گھنٹہ تک حضرت سے گفتگو کرتا رہا۔

ہندوستان کی ڈاک

آج ہندوستان کی ڈاک آ گئی۔ اور اس کے پڑھنے میں بھی بہت وقت حضرت کا صرف ہوا۔

موت کا قہوہ

قدرتی طور پر اس نام سے حیرت ہو گی۔ کہ موت کا قہوہ کیا ہوتا ہے۔ یہ اہل پیرس کی جوش تفریح کا ایک نمونہ ہے۔ باوجودیکہ پیرس میں کثرت سے تھیٹر۔ ناچ گھر۔ بورک ہال۔ سینما اور کیا کیا مشاغل تفریح موجود ہیں۔ مگر انہوں نے اس پر اکتفا نہ کر کے عیش و عشرت کے نظاروں کو خوفناک اور بھیانک مناظر میں تبدیل کر کے حظ زندگی پیدا کرنا چاہا ہے۔ یا یہ کہو کہ بڑھتی ہوئی خوشی کو شادیٔ مرگ سے بچانے کے لئے موت اور دوزخ کے خوفناک مناظر کو دکھانا شروع کیا ہے۔ کاش! یہ مناظر ان میں کوئی رقت قلب اور دنیا سے بے التفاتی اور مقاصد زندگی کی حقیقت پر غور کی روح پیدا کر سکتے۔ مگر نہیں یہ سب کچھ بھی ایک تفریح ہے۔ ایک دماغی عیاشی ہے۔ یہ موت کا قہوہ اس قسم کے مشاغل تفریح میں سے ایک ہے۔ اس قسم کے مقامات کو کابریٹ (Cabarets) کہتے ہیں۔ ان کی ایجاد اوّل ۱۸۸۲ء میں ہوئی تھی۔ اور اب یہ بہت ترقی کر گئے ہیں اور ان میں سے (Cabret du neant کباریٹ وڈنیانٹ) یعنی موت کا قہوہ سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس کے مکان کے دروازہ پر سیاہ پردہ جو نشان ماتم ہے۔ پڑا ہوتا ہے۔ اور اندر داخل ہوتے ہیں۔ تو ایک تاریک و تار منظر ہے۔ کمرہ میں جو میز ہیں۔ وہ تابوتی شکل کے ہیں۔ مدھم سی روشنی بھی ایک بھیانک منظر پیش کرتی ہے ان میزوں پر بیٹھ کر کچھ شربت۔ شراب وغیرہ پیتے ہیں (ہر شخص پابند نہیں کہ ضرور پیئے۔ یہ صرف کمانے کے لئے ایک ڈھنگ ہے۔) ایک شخص پادریوں کے سے لباس میں کہتا ہوا گذرتا ہے۔ کہ خدایا یہ سب لوگ جانے سے پہلے مر جائیں جب یہ کمرہ پُر ہو جاتا ہے۔ تو اندر دوسرے کمرہ میں جو گنبد نما ہوتا ہے لے جاتے ہیں۔ گلی جو گذرگاہ ہے۔ وہ نہایت تنگ اور رستہ تاریک اور خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ وہاں ایک تابوت پڑا ہوتا ہے۔ مقرر کہتا ہے۔ کہ اگر تم مشت استخواں بننا چاہو۔ تو تابوت میں داخل ہو۔ جس طرح ہمارے ملک میں مداری کھیل کے لئے ایک آدمی کو طلب کرتے ہیں۔ تو اکثر لوگ ڈرتے ہیں۔ کہ خدا جانے مداری کیا بنا دیگا۔ اسی طرح موت کے اس تلخ پیالہ سے بھی ہر شخص ڈرتا ہے۔ اور بالآخر انہیں ہی کا ایک آدمی اندر جاتا ہے۔ اس کو کفن پہنا دیا جاتا ہے۔ اور پھر ایک روشنی اس پر ڈالی جاتی ہے۔ جس سے پہلے اس کے کپڑے گم ہونے شروع ہوتے ہیں۔ پھر وہ ایک ہڈیوں کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ دیکھنے والے یہی دیکھتے ہیں۔ کہ اس کا کچھ باقی نہیں رہا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر تدریجاً وہ آدمی اپنے اصل لباس میں ملبوس نظر آتا ہے۔ اور ہنستے ہوئے آ جاتا ہے غرض یہ موت کا قہوہ ہے۔ اس قسم کے مناظر ایک خاص حصہ میں دکھائے جاتے ہیں۔ رات کو حضرت صاحب اس کے دیکھنے کو تشریف لے گئے۔ اور دوسرے دن خدام کو کہا۔ کہ وہ ایک عبرت گاہ ہے۔ موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ دیکھ آؤ۔ اس کے پاس ہی دوزخ کا قہوہ اور اسی قسم کے عجائبات ہیں۔ چنانچہ ۲۸ اکتوبر کی رات کو ہم نے بھی بھائی جی کے سوا (کیونکہ ان کی طبیعت ناساز تھی۔) ان مناظر کو دیکھا۔ ایک جگہ دوزخ کے عذابات کو بھی ملاحظہ کیا۔

یہ عجیب بات ہے۔ پیرس کی عیاش دنیا ان عجائبات کو دیکھتی اور دکھاتی ہے۔ لیکن اس پر کچھ اثر نہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ یہ اختراعات بھی تفریح کے لئے ہیں۔ نہ حقیقت اور عبرت کے لئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ وہ دوزخ اور اس کے عقوبات یا حیات مابعد الممات کو ایک فسانہ اور مشغلہ سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ میری اپنی ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ ایک شخص جب دیکھتا ہے۔ کہ یہ عقوبات جو ہم دیکھتے ہیں۔ باوجود آگ کے خطرناک شعلوں میں سانپوں کے منہ کھولنے کے بے حقیقت ہیں۔ تو وہ بدقسمتی سے عذاب کے مسئلہ کو خیال سمجھ لیتا ہے۔ اس لئے میں اس کے دیکھنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ موت اور دوزخ کے عقیدہ کے خوف کو دور کر کے عیاشی میں دلیری پیدا کرنے کے لئے یہ اختراعات کی گئی ہیں۔

۲۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ

آج دوپہر کو ایک بجے کے بعد ایڈیٹر لی جرنل سے انٹرویو کا وقت مقرر تھا۔ اور صبح کو ساڑھے نو سے ساڑھے دس تک الجیرین سے ملاقات ٹھیر چکی تھی۔ مگر ساڑھے دس بجے اونہوں نے ٹیلیفون پر بھی اطلاع دی۔ کہ بوجہ ناسازی طبیعت حاضر نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح کو بعض خطوط کے متعلق جو مقامی طور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر لکھے جا رہے تھے۔ یہ ایام دیکھنے دہے۔ اور دو بجے کو ایڈیٹر لی جرنل سے دو گھنٹہ سے زیادہ انٹرویو ہوا سلسلہ کے متعلق اور بعض ضروری امور پر حضرت نے تفصیل سے فرمایا۔

عرفانی ایڈیٹر نگاڑو سے ملنے کے لئے چلا گیا تھا جو ۱۸۲۶ء میں جاری ہوا۔ بہت پرانا اور مشہور اخبار ہے۔ اس سال سے روزانہ ہے۔ اور ایک ہفتہ وار اشاعت اس کی نیویارک سے ہوتی ہے۔ بیس ہزار اخبار ایک گھنٹہ میں اس کی مشین مکمل اخبار طیار کرتی ہے۔ رات کے اڑھائی بجے اخبار بالکل چھپ کر طیار ہو جاتا ہے۔ اور شام کو ۵ بجے کام شروع ہوتا ہے۔ اور اس قدر مشینیں اخبار کی تیاری میں لگ جاتی ہیں۔ ۷۰ آدمی اسکے ایڈیٹوریل سٹاف میں ہیں۔ عرفانی سے ملاقات کے دوران میں اس نے حضرت سے انٹرویو کے لئے ٹیلیفون کیا۔ اور چونکہ حضرت اس وقت اپنے کمرہ میں نہ تھے۔ لہذا اس نے ایک تحریری چٹھی عرفانی کو دیکر خواہش کی۔ کہ آج ہی اس کے لئے انٹرویو کا موقعہ دیا جاوے۔ چنانچہ سوا پانچ بجے اس سے انٹرویو ہوا۔ اور سلسلہ کے حالات اور حضرت کے سفر وغیرہ کے متعلق بہت سی باتیں اس نے دریافت کیں۔

۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۴ء چہار شنبہ

صبح کو ساڑھے گیارہ بجے حضرت لارڈ کریو برٹش منسٹر پیرس سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ ہندوستان کی موجودہ حالت پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت نے ہندوستانیوں کے صحیح جذبات کا اظہار کیا۔ اور مفید مشورہ دیئے۔ جن کو لارڈ کریو نے معقول اور ضروری تسلیم کیا۔ حضرت صاحب کے حالات سفر میں اس نے دلچسپی کا اظہار کیا۔

مسجد پیرس میں پہلی دعا

اڑھائی بجے پیرس کی مسجد کے دیکھنے کے لئے آپ کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ آپ وقت مقررہ پر ظہر اور عصر کی نماز ادا کرکے تشریف لے گئے۔ تمام خدام ساتھ تھے۔ پافاس ایجنسی کا نامہ نگار بھی ساتھ تھا۔ اور مسجد میں متعدد فرنچ اخبارات کے نامہ نگار۔ فوٹو گرافر اور سینما والے موجود تھے۔ بعض آرٹسٹ جو ہاتھ سے تصویر بناتے ہیں وہ بھی تھے۔ دروازہ پر ناظم نے بہت سے موقر مسلمانوں کیساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور مسجد کے تمام حصوں کو دکھایا۔ مسجد ابھی تک زیر تعمیر ہے۔ اور مراکش کے مسلمان کاریگر کام کر رہے ہیں۔ فرانسیسی معمار وغیرہ بھی کام کرتے ہیں۔ مگر بہت بڑی مقدار صناعوں کی مغربی ہے۔ لکڑی کا کام بجلی کے ذریعہ مشینوں سے ہوتا ہے۔ اور پتھروں کے لگانے کا سٹاف الگ ہے۔ جو پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر لگانے میں مصروف ہیں۔ زمین سے کئی فیٹ تک چینی کا کام کیا گیا ہے۔ جیسے ملتان وغیرہ میں ہوتا ہے۔ مگر یہ پتھر کا کام ہے۔

مسجد بہت بڑی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک ایپارٹمنٹ ایک بہت بڑا حمام ہوگا۔ اور یہ سب پبلک ہونگے۔ تاکہ ان کی آمدنی سے مسجد کے اخراجات چل سکیں۔ امام مسجد اور اور موذن کے لئے مکانات بھی مسجد کے ساتھ ہیں۔ غرض بہت بڑے پیمانہ پر یہ مسجد تیار ہو رہی ہے۔ اور مراکش طرز عمارت پر بنائی جا رہی ہے۔ یکم ۱۹۲۵ء تک اس کے ختم ہو جانے کی توقع ہے۔ حضرت جس جس حصہ میں جاتے تھے۔ فوٹو گرافر اسی حصہ کے فوٹو لیتے تھے۔

مسجد کے محراب میں آپ نے کھڑے ہو کر جوتا اتار کر اپنی جماعت کے ساتھ ایک لمبی دعا کی۔ اور آپ سب سے پہلے شخص ہیں۔ جس نے اس مسجد میں دعا کی۔ ہزاروں مسلمان بھی آئے۔ اور انہوں نے اس مسجد کا نظارہ اس طرح کیا ہے۔ جس طرح پیرس کے دوسرے عجائبات کو وہ دیکھتے ہیں۔ اس بات کا تمام حاضرین پر ایک اثر قدرتی طور پر تھا۔ حضرت نے کیا دعا کی۔ مختصر بتایا۔ کہ میں نے تو یہی دعا کی ہے۔ کہ یا اللہ یہ مسجد ہم کو ملے۔ اور ہم اس کو تیرے دین کی اشاعت کا ذریعہ بنانے کی توفیق پائیں۔

آپ کی دعا اور توجہ کا اثر ہے۔ کہ یقیناً یہی دعا سب نے کی۔ مسجد کے محراب میں آپ کے کھڑے ہونے اور دعا کا فوٹو بھی فوٹو گرافروں نے لیا۔

مسجد کے باہر جب آپ نکلے۔ تو ارد گرد کے مکانات سے عورتوں مردوں اور بچوں کا ایک بڑا مجمع جمع ہو گیا۔ غرض آپ مسجد میں دعا کرکے واپس ہوئے۔

وزیر اعظم فرانس کا خط

فرانس کے وزیر اعظم موسیو پنکارے ایک ضروری کام کے لئے پریسیڈنٹ فرانس کے پاس گئے ہوئے تھے۔ جو پیرس سے باہر تھا۔ اس کا خط آیا۔ کہ وہ اس وجہ سے ملاقات نہ کر سکنے کے لئے متاسف ہے۔

صبح کو ساڑھے نو بجے کے قریب وہی انجیرین ممبر سپریم کونسل پھر ملاقات کو آئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ شام کو ٹی برنٹی اخبار کے قائمقام کو ملاقات کا وقت دیا ہے۔ کل ۳۰ر کی رات کو نو بجے شب کے یہاں سے وینس کو روانہ ہونگے۔ چودہری محمد شریف صاحب اور حافظ صاحب نے مصری جینی کیکیشنز میں جاکر پیغام حق پہونچایا۔

پیرس کے بعض عجائبات

پیرس کے عجائبات میں سے بعض دوکانات بھی ہیں جن میں سے ایک گراں میگاسین دی لورہے۔ یعنی مخزن عظیم دی لورا۔ یہ دوکان ۱۸۵۵ء میں تین بھائیوں نے مل کر قائم کی تھی۔ پہلے سال پانچ سو فرانک نفع ہوا تھا۔ اور ایک مالک الگ ہو گیا۔ پھر اس کو ترقی ہونے لگی۔ آج کل اس دوکان میں مختلف ۴۹ صیغے ہیں۔ جن میں ہر قسم کی چیزیں ملتی ہیں۔ ... ۹ ملازم اس میں کام کرتے ہیں۔ ...۴ فرانک یعنی قریباً ۵ پونڈ سے لے کر دس ہزار روپیہ ماہوار تک کے ملازم ہیں۔ دوکان کی مختلف منزلوں میں جانے کے لئے ۸ الفٹ ہیں۔ اور دو متحرک پلیٹ فارم ہیں۔ جن پر آدمی کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ کل کے ذریعہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ یا نیچے لے جاتے ہیں۔ روزانہ خریداروں کی تعداد بیس ہزار عام طور پر ہے۔ اور ہفتہ کے دو دنوں میں ۸۰ اور ۹۰ ہزار کے درمیان ہوتی ہے۔ دو دوکانیں پہلے سے موجود ہیں۔ اب تیسری چودہ منزل کی اور بن رہی ہے۔ دوکان کے ساتھ ایک رسٹارنٹ ریڈنگ روم اور خط و کتابت کا کمرہ ہے۔ ہر زبان کے ترجمان ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ جو لڑکیاں کام کرتی ہیں۔ یا جو مرد دوکان میں کام کرتے ہیں۔ ان کے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لئے دوکان کی طرف سے ایک نرسنگ ہوم کھولدیا گیا ہے جو طبی اصولوں پر گرم یا سرد رکھا جاتا ہے۔ ۱۸ بچے تک وہاں رکھے جاتے ہیں۔ ایک دایہ ۶ بچوں کی نگرانی کرتی ہے۔ غرض یہ دوکان بجائے خود ایک عجائب خانہ ہے۔

کھاریاں میں غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارا کامیاب مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

علاوہ ازیں احادیث سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ مثلاً حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔ اور کہ آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ہے۔ غرض یہ مناظرہ اس شان سے کامیاب ہوا۔ کہ پبلک تو الگ رہی خود مولوی کرم دین کو جو اس وقت پریذیڈنٹ تھا اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے اختتام پر کہنا پڑا۔ کہ یہ مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے۔ اس لئے شاید پبلک اس کو نہ سمجھ سکی ہو۔ مگر اس کے بعد دوسرے مناظرہ میں (صداقت مسیح موعود) حق و باطل صاف صاف کھل جاوے گا۔ مگر اس کو کیا معلوم تھا۔ کہ اس وقت کی ذلت خود اسی کے لئے مقدر تھی۔ اس کے بعد ایک بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ کے دوران میں مولوی کرم دین جو اس وقت پریذیڈنٹ تھا۔ پبلک کو اشتعال دلانے لگا۔ اور ان کو فساد پر آمادہ کیا۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر پبلک آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی پگڑی اتار دے ۔ تو ہم اس کے ذمہ دار نہ ہونگے ۔ اور اگر بخشی پرتاب سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس جیسا منتظم آدمی وہاں نہ ہوتا ۔ اور مولوی کرم دین کو عام مجمع میں ڈانٹ نہ دیا جاتا ۔ تو فساد ہو چکا تھا ۔ بخشی صاحب کی اس دور اندیشی اور حسن انتظام کے باعث ہم احمدی ان کے شکر گذار ہیں ۔

نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد ہم دوسرے مبحث یعنی صداقت مسیح موعود کے لئے میدان مناظرہ میں آئے ۔ اس وقت کے لئے پروگرام میں مناظر مولوی محمد مسعود لکھے ہوئے تھے ۔ مگر پہلے مناظرہ میں ہمارے شمس کا جلال دیکھکر مولوی کرم دین نے سمجھا کہ مولوی محمد مسعود اس کی تاب نہ لاسکیں گے ۔ اور خود مد مقابل پر آیا ۔ تا اس مناظرہ کے ذریعہ پبلک پر ثابت ہو جاوے ۔ کہ جس آدمی کو وہ شیر اسلام سمجھتے ہیں ۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ادنیٰ ادنیٰ غلاموں کے مقابل کھڑا ہونے کی بھی طاقت نہیں رکھتا جب سب انسپکٹر صاحب پولیس بھی تشریف لے آئے ۔ تو مولوی جلال الدین صاحب کھڑے ہوئے ۔ اور قرآن مجید سے معیار صداقت پیش کئے ۔ مثلاً مدعی کی دعوے سے پہلی زندگی بے عیب ہوتی ہے تعلق باللہ کی وجہ سے جھوٹا مدعی اپنے حق میں موت کی بددعا نہیں کرتا ۔ جھوٹا مدعی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا ۔ پھر ساتھ ہی حضرت مسیح موعود پر ان معیاروں کو چسپاں کرکے دکھا دیا ۔ بعد ازاں دو مثالیں پیش کیں ۔ کہ ان میں خدا تعالےٰ نے جو وعدہ کیا ہے ۔ وہ پورا ہوتا نظر نہیں آتا ۔ اس کا جواب دیا جائے ۔ اول جابر کے باپ سے وعدہ کیا ۔ کہ جو کچھ تو مانگے گا ۔ میں دوں گا ۔ مگر جب اس نے دوبارہ زندگی مانگی ۔ تو صاف جواب دیدیا ۔ دوم منکرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ۔ فقل انذرتکم صٰعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود ۔ مگر ایسا کوئی عذاب نہ آیا ۔

اس کے بعد مولوی کرم دین کھڑا ہوا ۔ اور کہنے لگا ۔ میرے مقابل پر ایک لڑکا کھڑا کیا گیا ہے ۔ جو اس بات کا ثبوت ہے ۔ کہ اب قوم میں اکابر کمی ہے ۔ اور آج مرزا صاحب کی روح کو سخت تکلیف ہوگی ۔ کہ وہ شخص جو کبھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہوا کرتا تھا ۔ آج اکابر قوم سے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی نہیں پھر شمس صاحب کے پیش کردہ دلائل کو توڑنے کی بے سود کوشش کی ۔ مثلاً مرزا صاحب کچہری کے ملازم رہے ۔ محرر رشوتیں وغیرہ لیا کرتے ہیں ۔ اس لئے مرزا صاحب نے بھی لی ہوگی ۔ اور موت کی دعا تو ابوجہل وغیرہ نے بھی کی تھی ۔ قرآن مجید میں آیا ۔ وقالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم وغیرہ ۔

شمس صاحب نے کھڑے ہو کر کہا ؎

لو کان فی آنف منا واحد فدعوا
من فارس حالھم ایاہ یبغونا

آج مرزا صاحب کی روح کو خوشی ہوگی ۔ کہ ان کے ادنیٰ غلاموں میں سے ایک آج اس شخص کے مقابل پر کھڑا ہے ۔ جو اپنے آپ کو جرنیل کہتا ہے ۔ اور آج پبلک دیکھ لے گی کہ مسیح موعود کا یہ ادنیٰ سپاہی اس جرنیل کی کس طرح گت بناتا ہے ۔ کیسے علم قرآن آتا ہے ۔ کیسے خدا نے دلائل دیئے ہیں ۔ اور کیسے طاقت گویائی عطا کی ہے ۔ اور کیسے تقریر کرنی آتی ہے ۔ کیا مولوی کرم دین کو معلوم نہیں ۔ کہ ابوجہل کو دو لڑکوں نے ہی مارا تھا ۔ کیا اس وقت آنحضرت صلعم کی روح خوشی محسوس کرتی تھی یا تکلیف ۔ اس کے بعد مولوی کرم دین کے بودے اعتراضات کو رد کرکے دکھا دیا ۔ کہ وہ معیار صداقت ویسے ہی قائم ہیں ۔ حضرت مرزا صاحب پر آپ بدظنی کرتے ہیں ۔ رشوت لی ہوگی ۔ آپ ثبوت دیں ۔ دوم کچہری کی نوکری کرنے کے متعلق تو آنحضرت کفار مکہ کی چند پیسوں پر بکریاں چراتے رہے (ابن ماجہ) اور آیت قل یایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے مقرب اور محبوب اور ولی ہونے کا دعویٰ کریں ۔ وہ کبھی اپنے حق میں بددعا نہیں کرینگے ابوجہل کو تقرب الٰہی کا کوئی دعویٰ نہیں تھا ۔ اگر تھا ۔ تو پھر قرآن مجید میں تناقض لازم آیا ۔ اس کو دور کرو ۔ تیسرے نتیجہ بددعا کا کیا ہوا سب تباہ ہو گئے ۔ مگر حضرت مسیح موعود کو خدا تعالےٰ نے ترقی دی ۔

اب مولوی کرم دین نے معیار صداقت پیش کردہ از قرآن مجید کو ویسے کے ویسے ہی چھوڑ کر پیشگوئیوں کو لیا ۔ اور ثناء اللہ والا مولیٰ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی پیش کی ۔ جس کا جواب مولوی جلال الدین صاحب نے ایسا معقول دیا ۔ کہ پھر ان کو دوہرایا تک نہیں ۔ پھر اپنی آخری تقریر میں اس نے محمدی بیگم کی پیشگوئی پر غیر شریفانہ طرز کلام میں بے ہودہ سرائی کی اور چند الہامات پر جن کو یہ لوگ عموماً پیش کیا کرتے ہیں اعتراض کئے اس نے اپنی تقریروں میں پبلک کو ابھارنے اور مخالف بنانے کا طرز اختیار کیا ہوا تھا ۔ اب اس آخری تقریر میں پبلک کو اشارہ کیا ۔ کہ اس کے بعد چلے جاویں ۔ اور احمدیوں کی آخری تقریر نہ سنیں ۔ مولوی کرم دین بیٹھا ہی تھا ۔ کہ ان کی سٹیج کی طرف سے اشارے ہوئے ۔ اور لوگ تالیاں بجا کر اٹھ کھڑے ہوئے ۔ احمدی جماعت وہاں اپنی جگہ پر بیٹھی رہی ۔ کہ آخری تقریر کرکے ہی جاوینگے ۔

اس پر بخشی پرتاب سنگھ صاحب نے نہایت دانائی سے غیر احمدیوں کے سرکردہ ممبران کو سمجھایا ۔ کہ یہ شرافت نہیں احمدیوں کو ان کا آخری وقت حسب اقرار دیا جاوے ۔ آخر باصد جبر و اکراہ ان کو بیٹھنا پڑا ۔ اور اس طرح پہلے بھاگ کر اور پھر بیٹھ کر اپنی کمزوری کا خود ثبوت دیا ۔ مولوی جلال الدین آخری تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ۔ اس تقریر میں کچھ ایسی الٰہی نصرت تھی کہ لوگ بت بن گئے تھے ۔ اسی تقریر میں مولوی صاحب نے بتانا چاہا کہ اسی کرم دین کا مرزا صاحب کے ساتھ مقدمہ میں کیا حشر ہوا آپ نقل فیصلہ اپیل کا واقعہ پڑھنے لگے ۔ کہ کرم دین چلا اٹھا ۔ کہ یہ نہ پڑھا جاوے ۔ مگر سب انسپکٹر صاحب نے کہا ۔ ان احمدیوں کا حق ہے ۔ جو چاہیں کہیں ۔ تمہیں سننا پڑے گا ۔ خدا کی شان ہے ۔ اسی روز کی صبح کو یہ کہتا تھا ۔ کہ مقدمہ میں مرزا صاحب بے ہوش ہو کر گر پڑتے تھے ۔ مگر اب خود فیصلہ کے پڑھے جانے سے بے ہوش ہو کر گرا پڑتا تھا ۔ شمس صاحب نے محمدی بیگم کی پیشگوئی کے متعلق مدلل جواب دیکر بتایا ۔ کہ یہی اعتراض عیسائیوں نے آنحضرت صلعم پر زینب کے نکاح سے کیا ہے ۔ اور آنحضرت نے حضرت مریم و آسیہ و اخت موسیٰ کے متعلق فرمایا ۔ کہ خدا نے خود اس سے نکاح کیا ہے ۔ وہ کب اور کس وقت ہوا ۔ اور الہامات پر جو اعتراضات تھے ۔ ان کے مسکت جواب دیئے ۔ اور بتایا کہ یہ غیر احمدی علماء کس طرح بددیانتی کرتے ہیں ۔ کہ عبارت کا ایک حصہ پیش کرتے ہیں ۔ اور آگے یا پیچھے کا حصہ چھوڑ کر عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں ۔

یہ بھی اعتراض کیا گیا تھا ۔ کہ حضرت عیسیٰ کو مرزا صاحب نے گالیاں دی ہیں ۔ اور انجام آتھم سے حوالہ دیا ۔ اس کے جواب میں انجام آتھم کی اگلی عبارت پیش کرکے بتایا ۔ کہ یہ محض افتراء ہے ۔ بلکہ یہ الزامی طور پر ان عیسائیوں ہی کی کتب سے بیان کیا گیا ہے ۔ اور حضرت مسیح موعود کے دوسرے حوالجات پیش کئے ۔ کہ میں ان کو نبی سمجھتا ہوں ۔ میں اس کی عزت کرتا ہوں ۔ جس کا ہم نام ہوں وغیرہ ایک اعتراض یہ بھی تھا ۔ کہ مولویوں کو برا بھلا کہا گیا ہے ۔ اس کا جواب شمس صاحب نے دیا ۔ کہ نبی کریم نے انہی علماء کے متعلق فرمایا ہے علماءھم شر من تحت ادیم السماء ۔ اب اشر کے لفظ میں بندر سؤر ۔ کتے وغیرہ سب مخلوق شامل ہے ۔ اگر حضرت مسیح موعود نے کوئی لفظ استعمال کیا ہے ۔ تو آپ نے اسی خزانہ سے لیا ہے ۔ مگر ساتھ ہی یہ واضح رہے ۔ کہ یہ الفاظ محض اظہار واقعہ کے لئے ہیں ۔ جو گالیاں نہیں ہوتیں ۔ جیسے قرآن مجید میں ہے ۔ عتل بعد ذالک زنیم یعنی حرامزادہ وغیرہ ۔

غرض اس مناظرہ میں بھی غیر احمدیوں کو سخت زک اٹھانی پڑی ۔ اور لیے منہ میاں مٹھو کے مصداق جرنیل اسلام کی وہ گت بنی کہ یاد ہی رکھیگا ۔ آخر کیوں نہ ہوتا ۔ خدا کا فرمان تھا ۔ انی مھین من اراد اھانتک ۔ ایسا کامیاب مناظرہ جس کے خود کئی مخالف بھی معترف ہوں ۔ کم ہی سننے میں آیا ہے ۔ آخر میں ہم بخشی پرتاب سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ کھاریاں کا انکی خوبی انتظام کے باعث تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اور افسران بالا ضلع ہذا کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ کہ ان کے ماتحت بخشی صاحب جیسے منصف مزاج اور قابل آدمی ہیں ۔ اس مناظرہ کے بعد دو کس نے بیعت کی ۔ خداوند کریم اس مناظرہ کا نیک نتیجہ پیدا کرے ۔ اور احمدیہ جماعت کے حق میں مفید بناوے ۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

بعدالت جناب اے ایل گارڈن واکر صاحب آئی۔ ای۔ ایس بیرسٹر ایٹ لا۔ ڈسٹرکٹ جج انچارج لکویڈیشن ورک لاہور

بمعاملہ انڈین کمپنی ایکٹ مجریہ ۱۹۱۳ء اور نیشنل بنک ام۔ٹسرلیٹڈ ان لکویڈیشن۔ میکلیگن روڈ۔ لاہور۔

مندرجہ بالا کمپنی کے قرضخواہوں کو چاہیئے کہ وہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۴ء کو اس سے قبل اپنے نام اور پتے معہ اپنے قرضوں اور مطالبات کے متعلق ضروری تفصیلات اور اگر ان کے کوئی وکیل ہوں۔ تو ان کے نام اور پتے لالہ مدن گوپال۔ ایم۔ اے وکیل ہائی کورٹ لاہور۔ آفیشل لکویڈیٹر آف کمپنی مذکور کے نام بھیجدیں اور اگر آفیشل لکویڈیٹر موصوف کی طرف سے ان کو کوئی تحریری نوٹس پہنچے۔ تو وہ اپنے وکلاء اور پلیڈروں کو ساتھ لے کر تاریخ مقررہ (نوٹس مذکور) کو لاہور کی ڈسٹرکٹ کچہری میں حاضر ہو جائیں۔ اور اپنے قرضوں اور مطالبات کو ثابت کریں۔ ورنہ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایسے قرضوں کے ثبوت سے پہلے اگر کوئی تقسیم ہوئی۔ تو اس کے فوائد سے محروم رہنا پڑیگا صاحب ڈسٹرکٹ جج کی کچہری لاہور میں ایسے قرضوں ومطالبات کے ثبوت کیلئے سماعت اور فیصلے کے لئے ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ء کو ۱۰ بجے کا وقت دیا جائے گا۔ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۴ء

دستخط۔ اے۔ ایل۔ گارڈن واکر۔ ڈسٹرکٹ جج۔ انچارج لکویڈیشن ورک لاہور۔

لوگ موتیوں کے سرمہ کے گرویدہ ہیں

اس لئے کہ یہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا استعمال آنکھوں کو عینک سے نجات دلانے کے علاوہ آئندہ بیماری سے محفوظ و ۔۔۔ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ محصولڈاک علاوہ۔ پانچتولے کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ لاکھ شہادتوں کی شہادت ملاحظہ ہو

جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

جناب علامہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ بلاد یورپ و جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ موتیوں کا سرمہ میں نے ککروں کے واسطے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا

ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور کو دوران سال از یکم اپریل ۱۹۲۵ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۲۶ء میں متفرق سٹورز مشتمل بر ٹوکریاں۔ سوتی اور منیلا کے رسے۔ میوریٹیانک اور سلفیورک ایسڈ۔ صابن۔ برتن۔ وارنش رلائی۔ تانبے اور بھولڑوں۔ ہتھوڑوں اور بیلچوں کے دستے وغیرہ کی سپلائی کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ حسب ذیل اقساط میں اور ذیل کی مقررہ تاریخوں کو یا ان کے دس دن کے اندر دیدیئے جانے چاہیئیں

کل مقدار کا ½ حصہ یکم اپریل ۱۹۲۵ء

〃 〃 〃 ¼ حصہ یکم اگست ۱۹۲۵ء

〃 〃 〃 ¼ حصہ یکم دسمبر ۱۹۲۵ء

تمام ٹنڈر ان مقررہ فارموں پر ہونی چاہیئیں۔ جو ذیل کے پتہ سے مبلغ ۸؍ برائے فیس فی فارم ادا کرنے سے طلب کی جاسکتیں ہیں۔ اور وہ دفتر ایجنٹ میں ۵ جنوری ۱۹۲۵ء بروز منگل ۴ بجے شام سے قبل پہنچ جائیں ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اختیار ہے۔ کہ جو ٹنڈر اس اعلان کے جواب میں آئیں۔ اُن تمام کو یا ان میں سے بعض کو بلا کسی سبب پیش کرنے کے رد کر دے۔

سی۔ ایف کنٹرولر آف سٹورز | آفس آف کنٹرولر آف سٹورز۔
این ڈبلیو۔ ریلوے | مغلپورہ (لاہور)

۱۱ دسمبر ۱۹۲۴ء

نکاح مطلوب ہے

میں ایک احمدی ہوں۔ عمر ۵۰-۶۰ کے درمیان ہے۔ قوی مضبوط بدن تندرست ہے۔ جائداد دس ہزار روپیہ کی پنجاب میں ہے۔ اور نہر جمراؤ سندھ پر ۷ مربعہ زمین مزروعہ ہے شادی کی ضرورت بباعث فوت ہو جانے پہلی بیوی کے ہے۔۔ ردو خان سفید پوش چک نمبر ۳۰ ڈاکخانہ ٹنڈو جان محمد خان

ضرورت ہے

نوایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سارٹیفکیٹ رسال فرما کر مشکور فرماویں۔ قیمت مشین سوراخ چھلنی ۱۲/- پالش شدہ ۱۴/-

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

میدان ارتداد کے چشم دید حالات ایک بہادر جرنیل کی قلم سے

دوستوں کو ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کا نام بھولا نہ ہوگا۔ جنہوں نے گذشتہ جلسہ میں ملکانہ زبان کے چند بھجن سنا کر احباب کو مسرور کیا تھا۔ آپ اب تک اس میدان میں ایک بہادر جرنیل کی طرح ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں اب آپنے میدان ارتداد کے واقعات اور شدھی کے حالات کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے۔ جو انشاء اللہ کتابی صورت میں نہایت جلد مکمل ہو کر جلسہ پر احباب کو مل سکیں گے۔ کتاب کی قیمت اور نام کے لئے آئندہ اشاعتوں کا انتظار کریں۔

خاکسار

حکیم مرزا احمد شفیع عمدۃ الحکماء احمدی چھتہ بازار لاہور

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء یعنی نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم۔ جو سو روپے کو بھی مفت۔ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر:- ایس عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیر۔ قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاص کر قبض کے لئے بہت مفید پایا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائے گی

قیمت فی صد معہ محصول ۸؍ عزیز ہوٹل قادیان